اخبار احمدیہ

لاہور ۸ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۴ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مد ظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ خیریت سے ہے۔ حضرت اماں جی صاحبزادہ میاں عبدالسلام صاحب عمر کے ہمراہ کوئٹہ میں ہیں۔

جلد ۱ | ۸ ماہ نبوت ۱۳۲۶ھ ش | ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ | ۸ نومبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۴۶

کشمیر میں استصواب رائے

نہرو جی نے پھر ایک بار اعلان کیا ہے کہ کشمیر میں استصواب رائے کرنے کے لئے حکومت ہندوستان بالکل آمادہ ہے۔ شیخ محمد عبداللہ نے بھی پنڈت جی کی تائید میں اس قسم کی بات کہی ہے۔ اگر حکومت ہندوستان کی نیت اتنی ہی نیک ہے۔ تو اس کو چاہئے کہ فوراً اپنی جارحانہ کارروائیاں بند کر دے۔ ایک طرح سے کشمیر کے عوام نے کشمیر کے استبدادی راج کے خلاف عملی قدم اٹھا کر یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ کشمیر کی رائے عامہ کس طرف ہے۔ یہی حقیقت ہے۔ کہ ہندوستانی حکومت نے اپنے مسلمہ اصول کے خلاف کہ ریاست کے حکمران کو نہیں بلکہ ریاست کے لوگوں کو حق ہے۔ کہ وہ جس نوآبادی کے ساتھ ریاست کا الحاق کرنا چاہیں کریں مہاراجہ کشمیر کی درخواست امداد کو ناجائز طور پر منظور کر کے اپنی فوجیں عوام کی رائے و خواہش کے عملی اظہار کو کچلنے کے لئے بھیج دیا ہے۔ حکومت مہاراجہ کے پاکستان کی حکومت کے اقدامات تصفیہ کو ٹھکرا دینا اور دیدہ دانستہ اس سے بات چیت کرنے سے گریز کرنا گاندھی جی کا دورہ کشمیر، شیخ عبداللہ کا جس نے ابھی کل ہی "کشمیر چھوڑ دو" کا نعرہ کشمیر کی وادیوں میں بلند کیا تھا۔ اور جن کو اس کی پاداش میں اور جرم بغاوت کی سزا میں جیل میں ٹھونس دیا گیا تھا بلا شرط صرف رہا ہی نہ کر دینا بلکہ حکومت میں اس کو اعلیٰ سے اعلیٰ اختیارات سونپ دینا اور کئی اور واقعات جن کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں صاف چغلی کھا رہے ہیں

کہ حکومت ہندوستان سے مہاراجہ نے بہت مدت پہلے یہ معاملہ طے کر لیا ہوا تھا۔ اور اسکی بظاہر دونوں نوآبادیوں سے بے رخی محض دکھاوے کے لئے تھی۔

اب جبکہ اس سازش کی تکمیل ہو چکی ہے۔ اور حکومت ہندوستان نے اپنی تمام فوجی طاقت کشمیریوں کے جذبات حریت کے کچلنے کے لئے وقف کر دی ہے۔ اور بین الاقوامی رواداریوں کی کھلم کھلا خلاف ورزیاں کر کے اپنی ہمسایہ نوآبادی کو عملاً چیلنج پر چیلنج دے رہی ہے۔ ایسی صورت میں بار بار یہ اعلان کرنا کہ حکومت ہندوستان کشمیر میں غیر جانبدار اداروں کی زیر نگرانی کشمیر میں استصواب رائے کے لئے تیار ہے۔ محض بیرونی دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے سوا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ایک طرف تو پاکستان اور مسلمانوں کے بڑے بڑے دشمن سردار پٹیل اور سردار بلدیو سنگھ کشمیر میں اپنے فوجی افسروں کو سختی سے سخت کارروائیاں کرنے پر اکسا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف پنڈت جی اور شیخ محمد عبداللہ صاحب کے استصواب رائے کے متعلق اعلانات انتہائی ستم ظریفی نہیں تو اور کیا ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ دوسرے معاملات کی طرح اس معاملہ میں بھی حکومت ہندوستان نہایت ڈھٹائی اور سینہ زوری سے کام لے رہی ہے اور پہلے معاملات میں چونکہ وہ انتہا درجہ کی فریب کاریوں کو کام میں لا کر بڑے بڑے فائدے اٹھا چکی ہے۔ اور پاکستان کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچا چکی ہے۔ اب وہ اس غیر منصفانہ روش کی اتنی عادی ہو چکی ہے۔ کہ شائد اس کو خود بھی احساس نہیں رہا۔ کہ وہ صریحاً ایک ایسے راستہ پر چل رہی ہے جو جلد یا بدیر ہندوستان کے طول و عرض میں ایک ایسی آگ لگا رہی ہے جو یقیناً سب کچھ بھسم کر کے چھوڑے گی۔

استصواب رائے کے لئے پنڈت جی نے بھی لارڈ مونٹ بیٹن کی طرح پہلی شرط کشمیر میں امن کا قیام بتائی ہے۔ گاندھی جی نے بھی اسی طرف اشارے کئے ہیں۔ ان کے خیال میں قیام امن یہ ہے کہ وہاں کی حقیقی رائے عامہ کو فوجی دباؤ سے اس طرح کچل دیا جائے۔ اور عوام کے جذبات کو اس طرح دبا دیا جائے۔ کہ پھر شیخ محمد عبداللہ اپنی من مانی حکومت ہندوستان کے فوائد کے لئے وہاں کرنے کے قابل ہو جائیں۔ ایسی صورت میں استصواب رائے خواہ کسی طریقے اور کسی کی زیر نگرانی کیا جائے عوام کے لئے ہرگز سود مند ثابت نہیں ہو سکتا۔

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل بی

حکومت ہندوستان اس وقت کشمیر کے لوگوں کی آزادانہ رائے کو دبانے کے لئے فوج کشی کر رہی ہے۔ اتنی سیدھی بات کو کون نہیں سمجھ سکتا۔ اگر جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا ہے۔ پنڈت جی وغیرہم نیک نیتی سے کشمیر میں استصواب رائے کے حامی ہیں۔ تو ان کو چاہیئے کہ فوراً ہندوستانی فوج کو وہاں سے نکال لیں۔ اور عوام کو حکومت کشمیر کے ساتھ براہ راست معاملات طے کرنے کا موقعہ دیں۔ اور جو عوامی تحریک وہاں شروع ہوئی ہے۔ اور جو پروژنل حکومت وہاں عوام نے بنائی ہے۔ اس کے راستہ میں حائل نہ ہوں۔ جمہوری اصولوں کے مطابق ہر دیس کے لوگوں کا حق ہے۔ کہ وہ اپنی جابرانہ حکومت سے اگر اختلاف رائے رکھتے ہوں۔ تو اس کو بدلنے کے لئے مشترکہ سعی کریں۔

حکومت ہندوستان اپنے آپ کو جمہوری اصولوں کا پابند ظاہر کرتی ہے۔ لیکن کشمیر کے معاملہ میں وہ عملاً از منہ وسطیٰ کے استبدادی شخصی راج کی اعانت کر رہی ہے۔ اور جمہوری اصولوں کی خلاف ورزی کر کے دنیا میں اپنا وقار کھو رہی ہے۔

ہماری دانست میں اس وقت جو کچھ حکومت ہندوستان کو اپنی نیک نیتی ثابت کرنے کے لئے کم سے کم کرنا چاہیئے۔ وہ یہ ہے کہ وہ عوام کی قائم کردہ حکومت سے عارضی صلح کے لئے ہاتھ بڑھالے۔ اور باہم سمجھوتہ کی شرائط پر عمل کر کے کسی غیر جانبدار ادارے کی زیر نگرانی استصواب رائے کرالے۔ لیکن اس سمجھوتے میں پہلی شرط یہی ہونی چاہیئے کہ ہندوستانی فوج کشمیر کے حدود سے نکل جائے۔ اور مہاراجہ پر کسی قسم کا اثر ڈالنے کے تمام ذرائع کو مسدود کر دیا جائے۔ اگر حکومت ہندوستان یہ بھی نہیں کر سکتی۔ تو اس کا مطلب صاف یہی ہے کہ پنڈت نہرو وغیرہم کے اعلانات دربارہ استصواب رائے محض کھوکھلے الفاظ کے سوا کچھ بھی وقعت نہیں رکھتے۔

مکانات پر ناجائز تصرف

اخبارات میں اس معاملہ پر کافی روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ کہ جو مکان اور دوکانیں غیر مسلم مغربی پنجاب میں چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ ان پر بعض بااثر مقامی لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے اور اس طرح وہ ستم زدہ مہاجرین کی حق تلفی کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں یہ بات بھی قابل اعتنا ہے۔ کہ بعض مہاجرین اپنے رشتہ داروں کی جو مغربی پنجاب میں رہنے والے ہیں مکانات اور جائدادوں پر قبضہ کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ اور ایک شہر میں اپنے نام پر مکان یا دوکان لے کر اپنے رشتہ داروں کے حوالے کر کے دوسرے شہر میں چلے جاتے ہیں۔ اور وہاں جا کر مکان وغیرہ لے لیتے ہیں۔ بعض صورتوں میں تو ایک ہی شہر میں اس طرح کئی کئی مکانوں اور دوکانوں پر ہاتھ صاف کیا جاتا ہے۔ کئی دفعہ ہوشیار مہاجرین ایک مکان یا دوکان لیتے ہیں۔ اور اس کے اسباب وغیرہ کو ٹھکانے لگا کر پھر دوسرا مکان یا دوکان لے لیتے ہیں۔ اور یہی کاروبار انہوں نے اپنا پیشہ بنا رکھا ہے۔

جناب ظفر الاحسن ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے۔ کہ جن لوگوں نے پناہ گزینوں کی حق تلفی کرتے ہوئے مکانات اور دوکانات پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔ انہیں بے دخل کر دیا جائے گا۔ یہ نہایت احسن اقدام ہے۔ اور امید ہے کہ اس احسن سعی و کوشش میں آپ ضرور ظفر یاب ہونگے لیکن ہم آپ کو مندرجہ بالا حقائق کی طرف توجہ دلاتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ کہ تحقیقات میں ان باتوں کا بھی لحاظ رکھا جائے۔ اور جہاں مقامی غاصبوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ وہاں ان چالاک اور ناعاقبت اندیش مہاجرین کی جدوجہد کی نگرانی بھی پوری پوری کی جائے۔ بعض مہاجرین نے جن کے لئے مختصر مکانیت کافی ہے بڑی بڑی عمارتوں پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ اور مقامی رشتہ داروں یا دوستوں کو بھی اپنے ساتھ آباد کر رکھا ہے اس طرح بھی مستحق پناہ گزینوں کی حق تلفی ہو رہی ہے۔ ایسے مکانوں سے مقامی لوگوں کو نکال کر ان کی جگہ مستحقین کو آباد کرنا چاہیے۔ اس طرح بھی بہت سی گنجائش نکل سکتی ہے۔ اور بہت سے پناہ گزینوں کی رہائش کا مسئلہ آسان ہو سکتا ہے

گرم بستر اور کپڑوں کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کے لئے گرم کپڑے اور بستر مہیا کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ احباب کو فوراً اس تحریک میں حصہ لے کر ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر کسی دوست کے پاس فالتو کپڑے نہ ہوں۔ تو وہ کپڑوں اور بستر کے لئے نقد روپیہ بھی بھیج سکتا ہے اس کارِ خیر میں حصہ لینے کے لئے تاخیر نہیں ہونی چاہیئے ؛

تعلیم الاسلام کالج

تعلیم الاسلام کالج کا داخلہ ۱۰ نومبر بروز سوموار سے شروع ہے۔ داخلہ جودھامل بلڈنگ میں ہی ہوگا۔ ایف۔ اے اور ایف۔ ایس۔ سی نان میڈیکل فسٹ ایر اور بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ سی تھرڈ ایر میں علاوہ پاس شدہ طلباء کے وہ لڑکے بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ جنہوں نے ابھی میٹرک اور ایف۔ اے یا ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دینا ہے۔ کالج کی سائنس کلاسز ایف۔ سی کالج میں شروع ہو رہی ہیں۔ آرٹس کی کلاسز اور رہائش کے لئے ایف۔ سی۔ کالج کے عقب میں ہی نہایت عمدہ ہوادار اور مکمل دو بڑی کوٹھیاں مل گئی ہیں۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج میں داخل کروائیں ؛ پرنسپل

جماعت احمدیہ لاہور کے عہدہ داروں کے لئے اعلان

جماعت احمدیہ لاہور کے مرکزی سیکرٹریوں اور حلقہ کے سیکرٹریان مال کا ایک اجلاس رتن باغ اتوار ۹ نومبر کو ۱۱ بجے صبح ہو رہا ہے۔ اس میں جماعت کے چندوں کی رفتار پر غور کیا جائیگا اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے تازہ ارشادات کی روشنی میں تجاویز پیش کی جائیں گی وہ صاحب جو اس اجلاس میں بلائے گئے ہیں بلا جائز عذر غیر حاضر نہ ہوں۔ سیکرٹریان مال کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ چندہ عام اور حصہ آمد کے چارٹ ہمیں مل چکے ہیں۔ ان کی تیاری میں جو کچھ محنت آپنے کی ہے اس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اب دو قسم کے اور چارٹوں کی ضرورت ہے یہ چارٹ بھی آپ اس اجلاس میں لیتے آویں۔ ایک چارٹ اپنے اپنے حلقہ کا ہو جس میں گزشتہ چھ ماہ کے چندہ عام اور حصہ آمد کی وصولی کی کیفیت درج ہو۔ اور بجٹ آمد سے اس کا مقابلہ ہو۔ دوسرے چارٹ میں ہر چندہ دہندے نے سال رواں کی متفرق مالی تحریکوں میں جو حصہ لیا ہے۔ اس کی کیفیت درج ہو۔ یاد رہے کہ سال رواں کی بڑی بڑی مالی تحریکیں یہ ہیں۔ (۱) چندہ حفاظت مرکز جس میں بہار فنڈ شامل ہے (۲) چندہ تحریک جدید (۳) چندہ مرکز ثانی (۴) لوکل مہاجرین ضیافت فنڈ وغیرہ عہدہ داران مال اپنے اپنے حلقوں میں یہ بات بھی واضح کر کے آویں کہ جماعت کی مالی قربانیوں کا معیار اب پہلے سے اور اونچا ہونیوالا ہے۔ اس کے لئے دوست تیاری کریں۔ اس کا طریق یہ ہے۔ کہ سب دوست اپنی آمد کے تخمینوں پر نظر ثانی کریں۔ لسٹوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی تخمینے قابل اصلاح ہیں۔ جو دوست اپنی آمد کے تخمینے درست کر چکے ہیں۔ اور چندہ عام باشرح ادا کر رہے ہیں۔ چاہیئے کہ وہ وصیتیں کریں۔ جو موصی ہیں لیکن دوسری متفرق تحریکوں میں پورا حصہ نہیں لیتے۔ چاہیئے کہ وہ ان دوسری تحریکوں میں پورا حصہ لیں۔ اس قسم کے تمام امور پر اس اجلاس میں غور کیا جائیگا۔ اور جماعت کی مالی قربانیوں کے معیار کو اونچا کرنے کے لئے نئی تجاویز پاس کی جائیں گی۔ پھر ان تجاویز پر حلقہ میں عملدرآمد کرایا جائے گا۔ جس کے لئے مرکزی عہدہ داران کے تعاون کی ضرورت ہوگی

خاکسار سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور

مولوی عبد اللطیف صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب بشیر بخیر و عافیت ہالینڈ پہنچ گئے

مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مولوی عبد اللطیف صاحب بی۔ اے اور مولوی غلام احمد صاحب بشیر مولوی فاضل سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے بعد ہالینڈ بخیر و عافیت پہنچ گئے ہیں۔ وہ احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان کی تبلیغی کوششوں میں برکت ڈالے۔ اور ایک مخلص جماعت قائم کرنے کی توفیق بخشے۔

انڈونیشیا کے وزیر امور خارجہ سے ملاقات

"اگر مسلمانوں کے اندر حقیقی یکجہتی اور اتحاد ہوتا تو یہ مصیبت ان پر نہ آتی"

(از جناب مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ اسلام سنگاپور)

انڈونیشیا کے وزیر امور خارجہ جناب حاجی اگوس سلیم صاحب امریکہ انگلینڈ اور اسلامی ممالک کا دورہ کر کے انڈونیشیا کے لئے واپس آئے۔ اور راستہ میں چندروز سنگاپور میں ٹھیرے۔ ۲۴ر اکتوبر کو صبح نو بجے میں نے ان کو ٹیلیفون کیا کہ میں غلام حسین ایاز مبلغ جماعت احمدیہ سنگاپور آپ کی ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے شام کو ساڑھے تین بجے کا ٹائم دیا۔ مگر یہی تین بجے کا وقت مجھے مسٹر جے اسے ٹیبوی دے چکے تھے۔

پہلے تو میں مسٹر ٹیبوی کے پاس گیا وہاں مجھے بہت دیر ہو گئی۔ ساڑھے چار بجے تک مسٹر ٹیبوی کے ساتھ گفتگو کر کے فارغ ہوا۔ وہاں سے فارغ ہوتے ہی جناب حاجی اگوس سلیم صاحب کی طرف چلا۔ مکرمی میاں عبد الحی صاحب کو بھی بلایا تھا کہ اکٹھے چلیں گے ساڑھے چار بجے وہ معین مقام پر پہنچ گئے۔ ہم اصل ٹائم سے ایک گھنٹہ سے زیادہ لیٹ ہو گئے تھے۔ جب ان کے پاس پہنچے تو وہ اس وقت سو رہے تھے۔ ہم واپس دوسرے کام کے لئے چلے گئے۔ اور پونے چھ بجے پھر ان کے پاس پہنچے۔ ان کو بتایا کہ ہم احمدی مبلغ ہیں۔ اور ہمارے مبلغین جو جاوا میں ہیں۔ ان سے تو آپ واقف ہی ہوں گے۔ انہوں نے بتایا کہ مولوی رحمت علی صاحب اور ملک عزیز احمد صاحب سے وہ واقف ہیں۔ پھر میں نے بتایا۔ کہ ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انڈونیشیا کی آزادی کے متعلق بعض خطبوں میں ذکر فرمایا ہے۔ نیز انڈونیشیائی ریپبلک کے وزیر اعظم کو سلامتی اور مبارکباد کی تاریں بھی دی ہیں اور چونکہ انڈونیشیا خالص اسلامی علاقہ ہے۔ اس لئے جماعت کے امام اور ساری جماعت کو انڈونیشیا کی آزادی کے ساتھ بہت بڑی ہمدردی ہے۔ انہوں نے اس پر شکریہ کا اظہار کیا۔ اس کے بعد میں نے انڈین ڈومینین کے ماتحت مسلمانوں پر جو مظالم ہوئے ان کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں بھی ان مظالم کو پڑھ چکا ہوں۔ مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ یہ کس کا قصور ہے۔ اگر مسلمانوں کے اندر حقیقی یکجہتی اور اتحاد ہوتا۔ تو یہ سب کچھ کیوں ہوتا۔ ہندو اور سکھ مسلمانوں کے دشمن مشترک مجوسی ہیں۔ . . . .

. . . .

یہ کب مسلمانوں کے دوست ہوئے تھے۔ اس کے بعد میں نے قادیان کے احمدیوں پر باقاعدہ منظم طور پر مظالم کا ذکر کیا۔ اور باوجود اس کے کہ حکومت ہند کو قادیان میں امن قائم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش سے توجہ دلائی اور دنیا کے تمام علاقوں سے تاریں اور خطوط بھیجے۔ مگر وہاں کی گورنمنٹ نے کوئی پروا نہ کی۔ بلکہ ان تمام واقعات کا ذکر کر کے بتایا۔ انہوں نے سب کچھ کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ یہ تو خوشی کی بات ہے۔ مسلمانوں کو تین سو سال کے جمود کے بعد پھر شہادت کا درجہ ملنے لگا۔ اور دوبارہ مسلمان دنیا کی تاریخ میں شمار ہونے لگے۔

پھر انہوں نے کہا۔ کہ میرے خیال میں ہندو اور سکھوں کے مظالم کو عام نہیں بیان کرنا چاہیئے اس طرح عام مسلمانوں میں بزدلی اور بے دلی پیدا ہوگی۔ اور وہ خوفزدہ ہو کر اسلام سے بھاگ جائیں گے اور دوسرے مذاہب میں داخل ہو جائیں گے۔ اس نظریہ کی غلطی ان پر ظاہر کی۔ مگر انہوں نے اصرار کیا۔ اور آخرکار کہا کہ شہادت کو نعمت سمجھیں۔ میں خود بھی مرنے کے لئے تیار رہا ہوں۔ ہندوستان کے مسلمانوں کی اب میں کیا مدد کر سکتا ہوں۔

اس پر میں نے وہ پروٹسٹ جو مسٹر ٹیبوی نے حکومت ہند کے نمائندہ کو لکھ کر دیا تھا۔ ان کو دکھایا۔ انہوں نے کچھ پڑھا اور کہا۔ کہ یہ بہت اچھا طریق ہے۔ اور مؤثر قدم ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ڈاک کا پتہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ڈاک کا پتہ "رتن باغ لاہور" ہے حضور کے نام کسی اور پتہ پر یا کسی کی معرفت خطوط نہ بھیجے جائیں۔ کیونکہ اس طرح ڈاک کے پہنچنے میں تاخیر ہو جاتی ہے

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

ہم نے تم سے کیا کیا اور تم نے ہم سے کیا کیا؟

(از جناب صوبیدار نصر اللہ خان صاحب احمدی)

الفضل کے بعض پرچوں میں ہم پڑھتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ نے اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات اور خدا اور رسول کے حکم کے ماتحت غیر مسلموں کی جان۔ مال اور آبرو کی اپنی جانیں خطرے میں ڈال کر حفاظت کی۔ میں جماعت احمدیہ شیخ پور ضلع گجرات کی خدمات جو انہوں نے غیر مسلموں کی حفاظت کے لئے صرف کی ہیں۔ مختصراً درج ذیل کرتا ہوں۔

میں شروع اگست میں اپنے گاؤں شیخ پور سے قادیان جانے کے لئے لاہور آیا۔ لیکن چونکہ میری رخصت بہت تھوڑی رہ گئی تھی۔ اس واسطے کارکنوں نے مجھے واپس کر دیا۔ واپسی سے پہلے ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں جودھامل بلڈنگ میں چھوٹا سا لیکچر دیا مختصراً اس میں یہ بات بھی تھی۔ کہ تم لوگ اب واپس اپنے اپنے گھروں میں جاؤ۔ اپنے علاقہ کے ہندو اور سکھوں کی ہر ممکن طریقے سے حفاظت اور امداد کرو۔ اگر تم ان کی حفاظت کرتے ہوئے مارے بھی گئے تو یہ شہادت ہوگی۔ اگر کوئی جتھا ہندوؤں یا سکھوں کا ہندوستان جاتا ہوا تمہارے پاس سے گذرے۔ تو تم ان کو اگر کھانا وغیرہ کھلا سکو تو ضرور کھلاؤ۔ حضور کی یہ تقریر سننے کے بعد ہم لوگ دوسرے یا تیسرے روز واپس آ گئے۔ صاف صاف اور کھلے بندوں ہم نے غیر مسلموں کی حفاظت شروع کر دی۔ سکھوں کا زیادہ خطرہ تھا۔ ان کی زیادہ حفاظت کرتے۔ بلکہ بعض دفعہ میں خود رات کو بندوق کے ساتھ ان کا پہرہ دیتا۔ پھر پولیس والوں نے غیر مسلموں سے مال کھانے کی کوشش کی۔ ہم نے یہ کوششیں بیکار کر دیں۔ حتیٰ کہ پولیس کی ہمارے ساتھ عداوت بھی ہو گئی۔ لیکن ہم نے صاف طور پر ان لوگوں کو کہہ دیا۔ کہ ہم کچھ بھی ہو۔ نہ ان کا مال ضائع ہونے دیں گے۔ اور نہ ہی ان کو کسی قسم کی تکلیف ہونے دیں گے پہلے ہم ان پر جانیں دیں گے۔ پھر ان کے نزدیک کوئی آسکیگا۔ آخر ایک دن پولیس ہمارے گاؤں میں غیر مسلموں کو لینے کے لئے آئی۔ عورتیں بھاگ کر کوئی تیس کے قریب میرے مکان میں آ گئیں۔ رات اور دن بھر میرے گھر کے اندر رہیں حتیٰ کہ ہم نے نہ مردوں کو اور نہ عورتوں کو کسی قسم کی تکلیف ہونے دی۔ ان سب کو بحفاظت کیمپ میں پہنچا دیا گیا۔ سکھوں کو میں رات کے وقت خود جا کر حفاظت سے کیمپ میں چھوڑ آیا۔ دوسری پارٹی کو میں خود لیکر کیمپ چھوڑ آیا۔ وہ سب سامان اونٹوں خچروں پر لدوا کر ساتھ لے گئے دوسری پارٹی میں تقریباً پچاس کے قریب مرد اور عورتیں تھیں۔

پہلی پارٹی کے کیمپ میں جانے کے بعد میں ان کی امانتیں جو کہ نقدی اور زیور کی صورت میں بھی تقر[یباً] ۱۸ ہزار روپیہ کا مال ہوگا۔ جو کہ میرے پاس تھا۔ [لے کر] کیمپ کمانڈر کے پاس گیا۔ اور اس کو کہا کہ میرے پاس میرے گاؤں کے غیر مسلموں کی امانتیں ہیں آپ اپنا ایک افسر میرے ساتھ بھیجیں تاکہ میں سب کے سامنے ان کو تقسیم کر دوں۔ میجر صاحب جو کہ یونٹ کا ایڈجوٹنٹ تھا۔ اس نے اپنے صوبیدار میجر کو میرے ساتھ بھیجا۔ میں نے سینکڑوں آ[دمیوں] کے سامنے ایک ایک کو بلوا کر ان کا زیور اور روپیہ تقسیم کیا۔ تمام کیمپ میں شور ہو گیا۔ کہ مسلمان ا[ب] بھی ایماندار ہیں۔ اس کے بعد جس جس چیز کی ان کو [ضرورت] تھی۔ ان کے گھروں سے ان کو بھجوایا گیا۔ ان کا [دفن] شدہ سینکڑوں روپیہ کا مال اور زیور برآمد کر[کے] بعد میں کیمپ میں جا کر دیا۔ جبکہ تمام گجرات کو[۔۔۔] بہر حال جماعت احمدیہ کا ان تمام کیمپوں میں شور تھا۔ میری رخصت ۱۸ستمبر تک تھی۔ لیکن گجرات ایریا [۔۔۔] نے اس طرف سے اس مضمون کی تار دیکر میرے [لئے] بیس روز کی رخصت اور لی۔ تار کا مضمون قریباً [یہ] تھا۔ کہ اگر یہ یہاں سے چلا گیا۔ تو سینکڑوں جانیں [ضائع] ہو جاویں گی۔ پھر غیر مسلموں نے میرے روکنے کے [لئے] بڑی کوششیں کیں۔ میں ایک دفعہ تقریباً پچاس سکھ ہندو عورتیں اور مرد لا رہا تھا۔ سامان ساتھ چھکڑوں اور اونٹوں پر لدا ہوا تھا۔ ایک گاؤں کے کچھ آدمیوں نے حملہ بول دیا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ا[ن] کے دل میں ڈر پیدا کر دیا۔ اور وہ واپس بھاگ گئے ایک گاؤں کے ہندوؤں کو جو کہ مسلمان ہو چکے تھے لیکن وہ وہاں رہنا نہیں چاہتے تھے۔ میں نے نہا[یت] اعلیٰ بندوبست کر کے ان کو ہر طرح سے محفوظ وہاں سے نکالا۔ جماعت احمدیہ نے ہر طرح [کی] قربانی کر کے ان غیر مسلموں کی جان۔ مال۔ عزت اور آبرو کی حفاظت کی۔ لیکن اس کے برعکس ہمیں افسوس ہے۔ کہ ان لوگوں نے ہمارے مقدس شہر کو تباہ اور برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی جس کے ذریعہ ہم ان پر ہر چیز قربان کر دینے کو خوشی خیال کرتے ہیں۔ اے خدا تو ان مشرکوں کو آنکھیں بخش تاکہ یہ تیرے امن پسند بندوں کو پہچان سکیں بلکہ انہی ایام میں امیر جماعت گجرات خادم صاحب کیمپ میں کھڑے ہوئے ملے۔ انہوں نے مجھے کہا۔ کہ کیمپ میں یہ سب لوگ آپ کی بڑی تعریف کر رہے ہیں آپ ان سکھوں کو بہت جلد امرتسر بھجوا دیں۔ تاکہ وہ وہاں جا کر صحیح حالات غیر مسلموں کو بتا سکیں۔ *

* وہ سکھ بھی راضی تھے۔ کہ ہم کو جلد بھیجو۔ تاکہ ہم صحیح حالات جا کر ان لوگوں کو بتائیں۔ چنانچہ وہ اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ سب سے پہلی لاری پر میری کوشش سے چلے گئے۔ اور ان کے دل میں تڑپ تھی کہ وہ جا کر صحیح حالات جماعت احمدیہ کی نسبت غیر مسلموں کو بتائیں گے۔

لیکن افسوس کہ ہماری ان کوششوں کا ابھی تک کوئی نتیجہ ظاہر نہیں ہوا۔ اور نہ ہی ان ظالموں پر کچھ اثر ہوا ہے۔

اطلاع دیں

وہ دوست جن کے نام ذیل میں درج ہیں۔ وہ فوراً دفتر آبادی صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور میں اطلاع دیں۔ کہ وہ کہاں ہیں۔ اگر کسی دوست کو کسی کے متعلق علم ہو تو وہ بھی ہمیں اطلاع دیں۔ بہتر ہے کہ یہ دوست خود دفتر آبادی میں پہنچکر ناظر آبادی کو ملیں۔ (ناظر آبادی)

نمبر شمار	نام	عمر	ولدیت	پتہ
۱	نائک حسام الدین صاحب	۴۵ سال	حکیم غلام محمد صاحب	کامبوواں ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گوجرانوالہ
۲	احمد دین صاحب ڈرائیور	۳۰	×	دار الفضل قادیان
۳	اللہ دتا صاحب قادیانی	۳۹	×	بگول ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گورداسپور
۴	عبد الرشید	۲۴	ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب دہلوی	دار الفضل قادیان
۵	فقیر احمد صاحب	۴۵	لدھا خان صاحب	مانگٹ اونچا ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
۶	ماسٹر نذیر احمد	۳۵	حکیم عطا محمد صاحب	دار العلوم قادیان
۷	نظر خان	۲۶		ڈیرہ نوالہ ڈاکخانہ ... تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ
۸	فتح محمد	۲۷		بیری ڈاکخانہ اوکھر ضلع گورداسپور
۹	جمعدار سید مختار احمد شاہ	۲۹	سید سردار احمد شاہ	خانہ سکیم ڈاکخانہ منیر پور کلاں تحصیل خانیوال ضلع شیخوپورہ
۱۰	جمعدار عیسیٰ خان صاحب	۲۷	حافظ جمال احمد صاحب مبلغ	دار الفضل قادیان
۱۱	عبد القادر	۲۴	ملک غلام نبی صاحب	کھارا قادیان ضلع گورداسپور
۱۲	صادق علی	۲۵	روشن خان صاحب	تیجہ کلاں ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور
۱۳	مختار احمد	۲۴	سراج دین صاحب	〃 〃 〃 〃
۱۴	غلام فرید صاحب	۲۹	جھنڈے خان صاحب	نکار ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور
۱۵	اللہ دتا گجراتی	۲۹	×	دھیر کے کلاں ڈاکخانہ و ضلع گجرات
۱۶	محمد ابراہیم صاحب	۲۳	مولوی فضل الدین صاحب	خان فتح ڈاکخانہ بٹالہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور
۱۷	حوالدار عطاء اللہ صاحب	۲۸	×	معرفت پیر عبد العلی صاحب بمقام رتل ڈاکخانہ ... تحصیل و ضلع گجرات
۱۸	محمد اسمٰعیل صاحب جہوڑ	۲۵	×	بمقام جہوڑ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ
۱۹	عبد الرحمٰن کھارا	۲۶	فضل کریم	کھارا قادیان ضلع گورداسپور
۲۰	محمد داؤد	۲۶	مولوی محمد ابراہیم صاحب	حلقہ مسجد اقصیٰ قادیان
۲۱	مولوی علی احمد صاحب	۳۵	قائم دین صاحب	ٹھیکری والا ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور
۲۲	غلام علی صاحب	۲۷	ابراہیم صاحب	... ڈاکخانہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور
۲۳	حوالدار عبد الغنی صاحب	۳۰	×	بمقام سیکھواں ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور
			×	(۲) دار البرکات شرقی قادیان
۲۵	سپاہی محمد بشیر صاحب بگول	۲۹	×	بگول ڈاکخانہ بھینیاں ضلع گورداسپور
۲۶	〃 محمد یعقوب صاحب بگول	۲۷	×	〃 〃 〃 〃
۲۷	〃 امداد علی	۲۵	غلام محمد صاحب	〃 〃 〃 〃
۲۸	〃 مبارک احمد	۲۸	〃	〃 〃 〃 〃
۲۹	امیر احمد صاحب	۲۵	فضل الدین صاحب	پیرو شاہ ڈاکخانہ بٹالہ ضلع گورداسپور
۳۰	نذیر احمد امین آبادی	۲۶	×	دار الفضل قادیان
۳۱	احمد الدین صاحب	۲۷	×	خانپور ڈاکخانہ ضلع گورداسپور
۳۲	محمد یعقوب صاحب واقف زندگی	۲۶	محمد الدین صاحب	گجھ ڈاکخانہ گکھڑ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ
۳۳	عبد الماجد صدیقی	۲۸	حکیم عبد الصمد صاحب	دار الفضل قادیان
۳۴	جمعدار سراج دین صاحب	۳۷	×	محلہ ناصر آباد۔ قادیان
۳۵	عالم شریف صاحب	۲۴	×	بگول ڈاکخانہ بھینیاں ضلع گورداسپور
۳۶	بہادر خان	۲۹	غلام محمد صاحب	〃 〃 〃 〃
۳۷	حمید احمد صاحب کھارا	۲۳	عطا محمد صاحب	کھارا قادیان ضلع گورداسپور
۳۸	محمد علی صاحب کلسوہل	۲۵	پیر اللہ دتا صاحب	کلسوہل ڈاکخانہ ڈیرہ بابا نانک تحصیل گورداسپور
۳۹	خلیق احمد صاحب	۲۰	حکیم عطا محمد صاحب	دار العلوم قادیان
۴۰	محمد اسمٰعیل منصوری	۲۴	×	سنسور ڈاکخانہ دھاریوال ضلع گورداسپور
۴۱	حسن محمد صاحب کھارا	۲۴	عزیز احمد صاحب	کھارا قادیان
۴۲	عبد الرحیم صاحب	۲۵	محمد الدین صاحب	〃
۴۳	محمد عبد اللہ صاحب آفریدی	۳۱	بابو فیروز علی صاحب	الحکم سٹریٹ بمکان عرفانی صاحب
۴۴	غلام نبی صاحب	×	×	پتہ کا علم نہیں
۴۵	لال الدین صاحب	۲۶	نور الٰہی صاحب	شینہ بھٹیاں ڈاکخانہ گھوڑیواہ ضلع گورداسپور
۴۶	ابراہیم کھوکھر	۲۷	×	بمقام کھوکھر ڈاکخانہ تیجہ کلاں ضلع گورداسپور
۴۷	عزیز احمد صاحب پونچھ	۲۰	عبد الغنی	... ڈاکخانہ ... تحصیل مینڈر ریاست پونچھ
۴۸	مقصود بیگ صاحب	۲۷	×	دار العلوم قادیان
۴۹	محمد شفیع ننگری	۲۴	اللہ دتہ صاحب	دار الفضل قادیان
۵۰	انعام اللہ صاحب	۲۷	×	رقتہ دار چوہدری علی محمد صاحب قادیان
۵۱	محمد عبد اللہ صاحب	۲۴	عبد الرحمٰن صاحب مرحوم	حلقہ مسجد فضل قادیان
۵۲	عطا محمد صاحب		سلطان احمد صاحب	خادیوال ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات
۵۳	جلال الدین گجراتی		تاج دین صاحب	بمقام مونگ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات

عہدیداران جماعتہائے مقامی توجہ فرمائیں

عہدیداران مقامی جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ باوجود بار بار توجہ دلانے کے۔ جماعتوں کی طرف سے چندہ جات لازمی کی وصولی کی رفتار بہت ہی کم ہے۔ بعض جماعتیں تو ایسی ہیں۔ کہ انہوں نے گذشتہ چھ ماہ میں اپنے بجٹ کے مقابل پر بیس فی صدی چندہ بھی نہیں دیا۔

نظارت بیت المال اس امر کو تسلیم کرتی ہے۔ کہ گذشتہ ایام میں ملکی حالات ایسے نہ تھے۔ کہ آسانی سے نقل و حرکت کی جا سکے یا چندہ جات کی رقوم بھجوائی جا سکیں۔ لیکن اب بفضلہ تعالیٰ کافی امن ہو گیا ہے اور جہاں ذرائع آمد و رفت کھل گئے ہیں۔ وہاں منی آرڈر اور ڈاک بھی جاری ہو گئے ہیں۔

آج کل کے دن مہینہ کے شروع کے دن ہیں۔ اور وہ طبقہ جن کی آمد کا انحصار ملازمت پر ہے۔ شروع مہینہ میں ہی اپنی تنخواہ اور الاؤنس وصول کر لیتے ہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ اس آمد سے کسی اور خرچ کرنے سے قبل چندہ ضرور ادا کر دیں۔ تا ان کے ذمہ بقایا نہ رہ جائے۔ عہدیداران مال سے خصوصاً اور دیگر عہدیداران سے عموماً التماس ہے۔ کہ ان ایام میں وہ خاص محنت اور کوشش سے وصولی چندہ جات لازمی کی طرف توجہ کریں۔ اور وصول شدہ رقوم جلد از جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان لاہور بھجوا دیں۔ اگر منی آرڈر کے ذریعہ روپیہ نہ بھجوایا جا سکے۔ تو بذریعہ تار روپیہ بھجوا دیں یا بذریعہ چیک یا ڈرافٹ بھجوائیں۔ لیکن یہ خیال رہے۔ کہ چیک یا ڈرافٹ لائیڈز بنک کراچی کے نام ہو۔ اور تمام چیک اور ڈرافٹ معہ تفصیل محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان جودھامل بلڈنگ لاہور کے نام آنے چاہئیں۔ (نظارت بیت المال)

تبدیلی دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قادیان جانے اور آنے اور دیگر رسل و رسائل کے ذرائع چونکہ آج کل بالکل بند ہیں۔ اس لئے عارضی طور پر دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میکلوڈ روڈ لاہور پر کھول دیا گیا ہے۔ خدام اور مجالس کو چاہیئے کہ آئندہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت مندرجہ بالا پتہ پر فرمائیں۔ البتہ چندہ خدام الاحمدیہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان جودھامل بلڈنگ لاہور کے نام بھجوایا جائے۔ اور رقوم بھجواتے وقت محاسب صاحب کو لکھ دیا جائے کہ یہ رقوم خدام الاحمدیہ کے چندہ میں شمار کی جائیں۔ (قائم مقام معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ لاہور)

325

اقلیت کے مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت کی جائے گی

جن مسجدوں کو مندروں یا رہائش گاہوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اُن کو اصلی صورت میں لایا جائے گا

اقلیتوں کو ہندوستان سے نکلنے کے لئے مجبور نہیں کیا جائے گا (سردار پٹیل کا بیان)

دہلی ۶ نومبر۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل ڈپٹی وزیر اعظم ہندوستان نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ خود غرض لوگ حکومت کے اقدامات کا مفہوم اپنی غرض کے مطابق کر لیتے ہیں۔ حالانکہ گورنمنٹ کا وہ مقصد نہیں ہوتا۔ آپ نے کہا۔ کہ میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ جو انتظامات پناہ گزینوں کی جائداد کے متعلق کئے گئے ہیں۔ وہ اس وقت تک قائم رہیں گے جب تک اُس کا مالک ہندوستان سے غائب رہتا ہے۔ اصل مالک یا اس کے ورثا کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ اپنی جائداد واپس لینے کو ہوتے اگر یں اس طرح اس پریس نوٹ سے جو دونوں نو آبادیوں کی مشترکہ کانفرنس لاہور مورخہ ۹ ستمبر کے انعقاد کے بعد شائع کیا گیا تھا یہ بات پہلے ہی واضح کی جا چکی ہے۔ کہ جبری تبدیلئے مذہب اور جبری شادیاں تسلیم نہیں کی جائیں گی۔ مغویہ عورتوں اور لڑکیوں کو اُن کے کنبوں میں واپس کیا جائے گا۔ آپ نے مزید یہ بھی کہا۔ کہ مشرقی اور مغربی پنجاب کی حکومتوں میں باہم یہ معاہدہ کیا ہے۔ کہ دونوں کے لئے یہ فرض اولین ہے۔ کہ وہ اس جائداد کی جو کسی مذہبی انسٹی ٹیوشن کی ملکیت ہے۔ حفاظت کرنے کی دونوں حکومتیں کوشش کریں گی۔ کہ وہ سرکاری خرچ پر جیسے بھی ہو تمام مذہبی مقامات جو اس کے علاقہ میں تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ دوبارہ تعمیر کرنے کی ذمہ دار ہوں۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ دہلی میں ان باتوں پر عملدرآمد شروع کر دیا گیا ہے۔ ان عبادتگاہوں جن کو نقصان پہنچا ہے کے متعلق تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔ اور جو مسجدیں مندر رہائش کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ ان کو جتنی جلدی ممکن ہو سکے۔ ان کی اصلی صورت پر بحال کر دیا جائے گا۔

پناہ گزینوں کے متعلق بھی یہ بات کئی دفعہ واضح کر دی گئی ہے۔ کہ مسلمانوں کو ہندوستان چھوڑنے پر مجبور نہیں کیا جائیگا۔ لوگوں کو ٹھہرانے پر بھی مجبور نہیں کیا جائے گا۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکے گا۔ اُن کو بھیجنے کے لئے انتظام کیا جائے گا۔

حیدر آباد میں طلبہ کی سٹرائیک

حیدر آباد ۶ نومبر۔ حیدر آباد سٹیٹ کانگرس کی تحریک پر ریاست کے تقریباً ۵۰۰۰ طلبہ نے سٹرائیک کی ہے طلبہ کو کہا گیا۔ جو ۸ نومبر تک بھی ذمہ دار حکومت کے قیام کا مطالبہ کریں۔

کیا پارلیمنٹ سرحدوں کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے آمادہ ہے؟

صدر لنڈن مسلم لیگ کا بیان

کراچی ۶ نومبر۔ مسٹر علی محمد خان صدر مسلم لیگ انگلستان لنڈن سے کراچی پہنچے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ میں علاوہ دیگر امور کے سرحدوں کے معاملہ کو پھر سے شروع کرنے کے مسئلہ پر بھی پاکستان کے زعماء سے بات چیت کروں گا۔

آپ نے کہا۔ انگلستان کے سرکردہ اور مشہور وکلاء اور پارلیمنٹ کے بعض ارکان نے مجھے یقین دلایا ہے۔ کہ تبدیل شدہ حالات کی بنا پر برطانوی پارلیمنٹ پاکستان اور ہندوستان کی سرحدوں کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیگی۔ آپ نے پاکستان میں اسلحہ سازی کا کارخانہ کھولنے کی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ انگلستان کی مسلم لیگ اس غرض کے لئے پچاس لاکھ روپیہ صرف کرنے پر آمادہ ہے۔

روس کے ساتھ تیل کا معاہدہ منسوخ ہو گیا

طہران ۶ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ طہران میں دس کروڑ ریال دو نوے لاکھ پونڈ کے سرمایہ سے تیل نکالنے کی ایک خالص ایرانی کمپنی قائم کی گئی ہے۔ نیز شاہ ایران نے تیل کے اس بل پر منظوری کے دستخط کر دئے ہیں۔ اور روس کے درمیان تیل کے سابق معاہدہ کو منسوخ قرار دے دیا گیا ہے۔ معاہدے کی منسوخی کی اطلاع روسی سفیر کو کر دی گئی ہے۔

ہمیں اپنی طاقت پر پورا بھروسہ ہے

شملہ ۶ نومبر۔ سردار سورن سنگھ وزیر داخلہ نے مشرقی پنجاب کی اسمبلی میں معاملات کشمیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ موجودہ وزارت ۔ پاکستان کے حاکموں کے جابرانہ ارادات کو بھی نہ سمجھتا ہے ہمیں اپنی طاقت پر پورا (بھروسہ ہے)

رفیع احمد قدوائی نے استعفاء دیدیا

مسٹر رفیع احمد قدوائی نے یو پی کی صوبائی کانگرس کمیٹی کی مجلس انتظامیہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ وجہ یہ بتائی ہے کہ یو-پی کانگرس کمیٹی کی کونسل اپنے محدود اختیارات سے تجاوز کر کے تعصب سے کام لے رہی ہے۔

ہم نے کشمیر کو اس لئے مدد دی ہے کہ یہ آواز محبانِ وطن اور ریاست کے بڑے لیڈر کی طرف سے آئی ہے (پنڈت نہرو)

دہلی ۶ نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کشمیر نیشنل کانفرنس کی جرأت اور بہادری کی تعریف کی اور کہا کہ یہ ہندوستانیوں کے لئے ایک سبق ہے۔ آپ نے کہا کہ اس وقت ہندوستان چاروں طرف سے خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ اگر ہندوستانی ان خطرات کا پورے طور پر مقابلہ کرنے کے لئے تیار نہ ہوئے تو ان کی آزادی عارضی ثابت ہوگی۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ جونا گڑھ کا معاملہ تو محض حکومت ہندوستان کی توجہ دوسری طرف لگانے کے لئے کھڑا کیا گیا تھا۔ دراصل کشمیر پر حملہ کرنے کی کئی مہینوں سے تیاریاں ہو رہی تھیں۔ ہمارے پاس اس کے ثبوت ہیں۔ قبائلیوں اور پاکستان کے دوسرے لوگوں کو نئی ساخت کے ہتھیار دے کر پاکستانی افسروں کے زیر کمان کشمیر پر حملہ کرایا گیا ہے۔ ہندوستانی حکومت کے نزدیک کشمیر کا غنڈوں کے سامنے ہتھیار ڈالنا مناسب نہ سمجھا۔ کشمیر کو ہماری طرف سے امداد بھیجنے کی یہ وجہ نہیں تھی۔ ہم نے کشمیر کو اس لئے مدد دی۔ کہ یہ آواز محبانِ وطن اور ریاست کے بڑے لیڈر شیخ عبداللہ کی طرف سے تھی۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ نیشنل کانفرنس گذشتہ ۱۷ سال سے آزادی کی جنگ لڑ رہی ہے۔ اور مسلم کانفرنس جیسے مخالفانہ عنصر کا مقابلہ کیا۔ جب ان کو ان کی محنتوں کا پھل ملنے لگا۔ تو پاکستان کی طرف سے خطرہ پیدا کیا گیا۔ ان حالات میں ان کے لئے ہندوستان سے امداد حاصل کرنے کے سوائے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ پس ہم نے تمام لٹیروں کو علاقہ سے باہر کر دینے کا عہد کیا ہوا ہے۔ پاکستان حکومت کے نمائندوں نے ظاہر کر دیا ہے۔ کہ حملہ آوروں کے ساتھ ان کی دلی ہمدردی ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ دوسرے مذہب والوں سے نفرت کرنا چھوڑ دو۔ کہ یہ عادت تمہیں کسی جگہ کا نہ چھوڑیگی۔ مذہبی نفرت کی وجہ سے حکومت کے دو ٹکڑے ہو گئے ہیں۔

آخر میں پنڈت نہرو نے "ہندو ریاست" یا "راجستھان" قائم کرنے کے مطالبہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ ہمارے اصول کے خلاف ہے۔

سعودی عرب کے اقوام متحدہ کو چھوڑ دینے کی دھمکی

نیویارک ۶ نومبر۔ امریکہ کے اخبار نیویارک ڈیلی نیوز نے آج یہ خبر شائع کی ہے کہ امیر فیصل وزیر امور خارجہ سعودی عرب جو مجلس اقوام متحدہ میں اپنے ملک کی طرف سے نمائندگی کر رہے ہیں فلسطین کی بحث کے وقت کہا۔ کہ سعودی عرب اقوام متحدہ کی مجلس کو چھوڑ دیگا۔ اگر مجلس نے تقسیم فلسطین کا فیصلہ کر دیا۔ آپ نے یہ الٹی میٹم زبانی طور پر سیکورٹی کونسل کے متعلق روسی ممبر کو دیا۔ امیر فیصل سعودی عرب کے حکمران شاہ ابن سعود کا دوسرا بیٹا ہے۔

مشرقی پنجاب کی سرکاری زبان

شملہ ۶ نومبر۔ مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم نے کل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ آئندہ سے اسمبلی کی کارروائی ہندی اور گورمکھی میں قلم بند کی جایا کرے گی۔

قائد اعظم کا پناہ گزینوں کے نام پیغام

لاہور ۶ نومبر۔ قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے آج قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک والٹن میں پناہ گزینوں کے کیمپ کا معائنہ کیا۔ معائنہ کے بعد آپ نے ایک پریس بیان کے ذریعے پناہ گزینوں کے نام پیغام دیتے ہوئے کہا۔ کوئی باوقار انسان کسی کی مہمان نوازی کا محتاج نہیں ہوتا۔ پناہ گزینوں کو چاہیئے کہ وہ موجودہ مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کریں۔ اور ان مصائب کی تلخی کو کم کرنے کے لئے ایک دوسرے کے رفیق اور مددگار بنیں۔ اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش کریں۔ انہیں اپنی بساط کے مطابق حکومت پاکستان کا ہاتھ بٹانا چاہیئے۔ تاکہ پاکستان کو جن اہم مشکلات اور مسائل کا سامنا کرنا پڑا ہے ان سے وہ عہدہ برآ ہو سکے۔ اور پناہ گزینوں کے عظیم مسئلہ کو جلد سے جلد حل کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ قائد اعظم نے پناہ گزینوں کو یقین دلایا۔ کہ پاکستان اپنے مہاجر بھائیوں کی خاطر ہر مصیبت کا خندہ پیشانی سے سامنا کرنے کے لئے تیار ہے۔ پناہ گزینوں کو اس یقین پر قائم رہنا چاہیئے۔ کہ پاکستان کو دنیا کی کوئی طاقت متزلزل نہیں کر سکتی۔

قائد اعظم نے میاں افتخار الدین کے ہمراہ اینگلو پاکستان ہسپتال کا بھی معائنہ کیا۔ جہاں سردار بہادر ولیمہ۔ پی سنگھا اور مسٹر گبن نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ میڈیکل طلباء کی ڈسپنسری کا معائنہ کرتے ہوئے آپ نے کارکنوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ پناہ گزینوں سے بھی کام لو اور انہیں اس امر کا احساس نہ ہونے دو۔ کہ ہمیشہ مہمان ہی رہیں گے۔

بہرحال کشمیر میں مطلق العنانی اور اس کی استبدادیت کے دن پورے ہو چکے ہیں

انڈین دستور ساز اسمبلی کے لیگی اراکین

لکھنؤ ۶ر نومبر۔ بیگم اعزاز رسول کو جو انڈین دستور ساز اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کی سیکرٹری ہیں۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد اور پنڈت نہرو نے یقین دلایا ہے۔ کہ جب مجلس دستور ساز کے آئندہ اجلاس میں شرکت کے لئے لیگی ممبران دہلی تشریف لائینگے۔ تو ان کی حفاظت کا پورا پورا انتظام کیا جائے گا۔

بیگم اعزاز رسول نے لیگی ممبران کے دہلی پہنچنے اور وہاں دوران قیام میں ان کی حفاظت کے انتظام کے لئے پنڈت نہرو کو لکھا تھا۔ پنڈت نہرو نے جواباً کہا دہلی کی فضا بالکل پرسکون ہے۔ اور یہاں خطرہ محسوس کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یقیناً آپکے معزز اراکین کی حفاظت کا پورا انتظام کیا جائے گا۔

سر محمد ظفر اللہ ابھی واپس تشریف نہیں لا رہے ہیں

لیک سیکسس ۔ ۶ر نومبر سر محمد ظفر اللہ خان جو آج کل اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان حکومت کے وفد کی قیادت فرما رہے ہیں۔ بعض ضروری امور کے سلسلہ میں آج بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان واپس آنیوالے تھے۔ لیکن حکومت پاکستان اور نواب صاحب بھوپال کی طرف سے آپ کو کہا گیا ہے۔ کہ آپ اپنی واپسی کو فی الحال ملتوی کر دیں۔

سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان واپس جانے کی ضرورت اس لئے پیش آ رہی ہے کہ میں دونوں ہمسایہ حکومتوں کے مابین مذہبی حقوق کی حفاظت کے بارے میں باہمی معاہدہ کے لئے چند تجاویز پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میرے لئے یہ معاملہ ہمیشہ ہی جاذب توجہ رہا ہے آج ہی میری حکومت کی طرف سے مجھے ایک برقیہ موصول ہوا ہے جس میں مجھ سے درخواست کی گئی ہے کہ میں اس وقت تک جنرل اسمبلی کے اجلاسوں میں شریک رہوں جب تک کہ مسئلہ فلسطین اور دیگر امور طے نہ پا جائیں۔

سرینگر کے دیہات پر بمباری بدستور جاری ہے

سری نگر ۶ر نومبر۔ سری نگر کے قرب و جوار میں لڑائی بدستور جاری ہے۔ ۵ اور ۶ نومبر کی درمیانی شب سری نگر سے جانب غرب صرف ساڑھے چار میل کے فاصلے پر دونوں فوجوں کے درمیان آتشباری ہوتی رہی اور رات کے دو بجے سے پو پھٹنے تک آزاد فوج کی برستی ہوئی گولیوں کی آواز سری نگر کے قرب و جوار کی فضا میں گونجتی رہی۔ انڈین جہاز اردگرد کے دیہات پر برابر بمباری کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ انڈین یونین کی بکتر بند گاڑیاں معہ دیگر سامان حرب کے کشمیر پہنچنے والی ہیں۔ اور مزید فوج بھی محاذ پر پہنچنے کے لئے راستے میں ہے۔

ایک خبر رساں ایجنسی کے نمائندے کا بیان ہے کہ آزاد حکومت کی فوجیں بہت طاقتور ہیں اور ہو سکتا ہے کشمیر کی لڑائی قریب قریب ایک سال تک طول پکڑ جائے۔ اس نے مزید کہا کہ قطع نظر اس بات کے کہ مستقبل میں کیا ہونے والا ہے۔ عوام سے گفتگو کرنے کے بعد ہر شخص بلا تامل یہ محسوس کرتا ہے کہ کشمیر میں بہرحال مطلق العنانی اور اس کی استبدادیت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔

برما کے وزیر اعظم پر قاتلانہ حملہ

رنگون ۔ ۶ر نومبر۔ آج منگالیڈن کے ہوائی اڈے پر برما کے وزیر اعظم مسٹر تھاکن نو پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ حملہ آور اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے۔ حملہ آوروں نے مسلسل چھ گولیاں چلائیں۔ ایک گولی بھی مسٹر تھاکن نو کے نہ لگی۔ البتہ ایک انگریز فوجی افسر زخمی ہوا۔ اور ایک اور انگریزی افسر گولی کے صدمات سے مارا گیا۔ حملہ آور قریب کے جنگل میں جا گھسے اور فرار ہو گئے

پاکستان اور فرانس کے مابین سفیروں کا تبادلہ

کراچی ۔ ۶ر نومبر۔ حکومت پاکستان کے محکمہ خارجہ کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ فرانس اور پاکستان کی حکومتوں نے باہمی دوستانہ تعلقات کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کے لئے فیصلہ کیا ہے کہ دونوں حکومتیں ایک دوسرے کے ہاں اپنے اپنے سفیر بھیجنے کا انتظام کریں۔

عرب سٹیٹس ڈیلیگیشن کا تار

حضرت امام جماعت احمدیہ کے نام

لیک سکسیس ۔ ۶ر نومبر۔ عرب سٹیٹس ڈیلیگیشن نے امریکہ سے بذریعہ تار حضرت امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا ہے۔ کہ انہوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان ڈیلیگیشن کے لیڈر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو مسئلہ فلسطین کے تصفیہ تک وہیں ٹھہرے رہنے کی ہدایت کی ہے۔ عرب ڈیلیگیشن کا جو تار صدر انجمن احمدیہ کے لاہور کے دفتر میں موصول ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ اس سے ہمیں بے حد اطمینان ہوا۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ اس سے عربوں کے مطالبہ کو بے حد تقویت حاصل ہو گی"۔

آزاد کشمیر فوج کا پٹن پر دوبارہ قبضہ

پلندری ۔ ۶ر نومبر آزاد کشمیر حکومت کے ایک ترجمان کا بیان ہے۔ کہ آزاد حکومت کی فوجیں جو عارضی طور پر پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئی تھیں۔ پٹن مقام پر دوبارہ قابض ہو گئی ہیں۔ اور اس وقت تین طرف سے سرینگر کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ دشمن کی فوجیں پیچھے ہٹ رہی ہیں اور باوجود کمک کے آزاد فوجوں کی ہمت شکن طاقت سے ان کے حوصلے پست ہو رہے ہیں۔

ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ قبائلی علاقے سے کمک پہنچ رہی ہے اور آزاد حکومت نے کمک کے برابر پہنچتے رہنے کا معقول انتظام کر لیا ہے۔

بریگیڈیر ہمت سنگھ وزیرستان میں ہیں؟

پشاور ۔ ۶ر نومبر سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار کو اطلاع ملی ہے کہ ابھی بارہ مولا کا محاصرہ اپنے ابتدائی مراحل میں ہی تھا۔ کہ بریگیڈیر ہمت سنگھ معہ اپنے ساتھی سپاہیوں کے گھیرے میں آ گئے اور جب چھٹکارے کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ تو سفید جھنڈا دکھا کر پناہ طلب کی جب قبائلی قریب آ گئے تو اچانک بریگیڈیر ہمت سنگھ نے آتشباری شروع کر دی اور ایک قبائلی زخمی ہو کر مارا گیا۔ دوسرے قبائلی ہمت سنگھ پر ٹوٹ پڑے اور قریب تھا کہ وہ بریگیڈیر صاحب کا کام تمام کر دیتے کہ وہ قبائلی جو بریگیڈیر صاحب کی گولی سے زخمی ہو کر اپنے آخری سانس پورے کر رہا تھا چیخا کہ مارو مت نیز اس نے اپنے ساتھیوں کو ہدایت کی کہ وہ اسکو وزیرستان لے جائیں۔ اور اس کے رشتہ داروں کے حوالے کر دیں۔ چنانچہ اس پر عمل کیا گیا اور اس طرح چیف آف دی کشمیر جنرل سٹاف وزیرستان میں ایک نامعلوم جگہ پر پہنچا دئے گئے

برما کے متعلق مسٹر چرچل کے خدشات

لنڈن ۶ر نومبر۔ برطانوی دار العوام میں آزادی برما کے بل پر تقریر کرتے ہوئے حزب مخالف کے لیڈر مسٹر ونسٹن چرچل نے اس امر کا اعلان کیا کہ حزب مخالف کے تمام اراکین شماری کے وقت حکومت کے اس بل کے خلاف ووٹ دیں گے یاد رہے اس بل کی رو سے ۴ر جنوری ۱۹۴۸ء کو برما کا ملک کامل طور پر آزاد اور خود مختار ہو جائیگا یہانتک کہ برطانوی دولت مشترکہ سے بھی اسکا کوئی تعلق نہ رہیگا۔

مسٹر چرچل نے اپنی تقریر میں اس امر کا بھی اعلان کیا کہ جس قسم کی خونریزی اور غارتگری پہلے ہی سے ہندوستان میں جاری ہے۔ وہ اب برما میں بھی شروع ہو گی۔ اور اس ہولناک غارتگری کا احساس ان لوگوں کے خیالات و افکار کا ہمیشہ پیچھا کرتا رہے گا۔ جو اس خونریزی کے اصل کردار ہیں۔

برما کی آزادی پر مسٹر اٹیلی کی تقریر

لنڈن ۶ر نومبر۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے دار العوام میں آزادی برما کے بل کی دوسری ریڈنگ سے قبل تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس بل کے نتیجے میں جو نئی حکومت "برما یونین" کے نام سے عالم وجود میں آنیوالی ہے اپنے اندر بہت سے وفاقی پہلو لئے ہوئے ہے۔ اس یونین میں اقلیتوں کی تین ریاستیں ہونگی جو بذات خود اپنی اپنی حدود کے اندر صاحب اقتدار ہونگی۔ یہ نئی حکومت اپنے قیام کے بعد برطانیہ کے ایک فوجی وفد کی خدمات سے فائدہ اٹھاتی رہیگی۔ جو فوجی تربیت اور دیگر فوجی معاملات میں انکی پوری پوری مدد کریگا۔ وزیر اعظم نے یہ بھی بتایا کہ برما نے ہم سے معاہدہ کیا ہے کہ وہ سوائے برطانیہ کے کسی دوسری حکومت سے اس قسم کی امداد کا طالب نہ ہوگا۔ نیز اس نے آئندہ کیلئے ابھی برما کے ہوائی اڈوں پر برطانوی جہازوں کے اترنے کے حقوق کو تسلیم کیا ہے۔